مفت سلسلہ اشاعت نمبر 85

مشائخ اسلام اور ائمہ سلف کی مستند اور نایاب کتابوں سے انتخابات

انتخاب و اقتباس

رشید القادری

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

نام کتاب : انتخاب واقتباس

مؤلف : رئیس التحریر علامہ ارشد القادری

ضخامت : ۳۲ صفحات

تعداد : ۲۰۰۰

مفت سلسلہ اشاعت : ۸۵

☆☆ ناشر ☆☆

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔ 74000

فون: 2439799

Website Address : www. ishaateislam.net

زیر نظر کتابچہ جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کی 85 ویں کڑی ہے جس کو "انتخاب واقتباس" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اس کتابچہ میں شامل اکثر مضامین دراصل رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری صاحب کی کتاب "سیر گلستان" سے لیے گئے ہیں امید ہے ہماری یہ کاوش قارئین کرام کے علمی ذوق پر پورا اترے گی۔

فقط

ادارہ

انتخاب واقتباس

ذیل میں مشائخ اسلام اور ائمہ سلف کی...... مستند اور نایاب کتابوں سے مختلف موضوعات پر...... نہایت مفید انتخابات...... اردو میں پیش کئے جارہے ہیں۔

از : ارشد القادری

المنقذ من الضلال

تصنیف...... حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

طریقۂ اثبات نبوت :

مسئلہ نبوت میں انسانی شکوک کی...... تین ہی صورتیں ممکن ہیں :۔

(۱) نبوت کے امکان میں شک ہے۔

(۲) نبوت کے موجود ہونے میں شک ہے۔

(۳) کسی فرد خاص کے متعلق شک ہے کہ وہ منصب نبوت کا حامل ہے یا نہیں۔

پہلے شک کا جواب یہ ہے کہ...... نبوت موجود ہے اور...... ظاہر ہے کہ جو چیز موجود ہو...... اس کے امکان میں شک نہیں ہو سکتا۔

اب ہم سے یہ سوال کیا جائے گا کہ...... نبوت کے موجود ہونے کا ہمارے پاس کیا ثبوت ہے...... ؟ تو اس سلسلے میں ہم یہ کہیں گے کہ...... دنیا میں کچھ ایسی بھی معلومات ہیں جن کا وجود عقل محض کی دریافت سے بالاتر ہے...... جیسے علم طب اور علم نجوم کہ...... ابتداءً صرف عقل کے ذریعہ ان کا وجود متصور

نہیں ہو سکتا..... لہذا ماننا ہو گا کہ ذریعۂ عقل کے علاوہ بھی معلومات کا ایک اور ذریعہ انسانوں کو دیا گیا ہے..... اسی ذریعہ کو ہم نبوت کے نام سے موسوم کرتے ہیں..... جس کی بنیاد الہام اور وحی پر رکھی گئی ہے۔

اگر لوگوں کو خواب کے مفہوم کا ذاتی طور پر تجربہ نہ ہوتا اور..... ان سے کہا جاتا کہ دنیا میں کچھ ایسے بھی لوگ ہیں..... جو ایک ایسے عالم سے اپنا رابطہ رکھتے ہیں..... جس سے دوسرے لوگ قطعاً نابلد ہیں تو انہیں یقین نہ آتا..... اسی عالم کو ہم عالم غیب سے تعبیر کرتے ہیں..... اور یہی عالم نبوت کے معلومات کا مرکز ہے۔

پس ایسی چیزوں کی دریافت جو مدرکات عقل سے خارج ہیں..... نبوت کے بہت سارے خواص میں سے ایک خاصہ ہے۔

ہم نے علم طب، علم نجوم اور خواب کی جو مثالیں دی ہیں..... ان سے کوئی اختلاف بھی کرے تو کم از کم اس بات سے کوئی اختلاف نہیں کر سکتا کہ ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک..... سارے انسانوں میں قدر مشترک کے طور پر ایک ایسے عالم کا تصور رہا ہے..... جو ہمارے ظاہری حواس سے روپوش ہے اور..... جس کی دریافت سے عقل کی قوت ادراک بھی قاصر ہے۔

لامحالہ ماننا پڑے گا کہ..... اس عالم کا تصور انسانوں کو ان نفوس قدسیہ کے ذریعہ ہوا ہے..... جن کی معلومات کا ذریعہ الہام اور وحی ہے اور..... اسی کا نام نبوت ہے۔

یہ دلیل اصل نبوت کے وجود پر ایمان لانے کے لئے کافی ہے۔

اب رہ گئی یہ بحث کہ کسی شخص خاص کے بارے میں شک ہے کہ..... وہ

نبی ہے یا نہیں تو اس شک کے ازالہ کی سب سے موثر اور آسان صورت یہ ہے کہ اس شخص کے حالات و کوائف دریافت کئے جائیں۔

اس کے احوال کی معرفت یا تو خود اس کے مشاہدہ سے ہو سکتی ہے..... یا پھر متواتر سماعت کے ذریعہ..... آج یہ دوسری ہی صورت ممکن ہے۔

مثال کے طور پر جب تم نبوت کے معنی سمجھ کر قرآن اور احادیث میں نظر کرو گے..... تو تمہیں یقین ہو جائے گا کہ ہمارے پیغمبر آخر الزماں محمد ﷺ نبوت کے سب سے اونچے درجے پر فائز تھے۔

اور اس امر کی تائید اس طرح پر ہو گی کہ..... جب تم حضور انور ﷺ کی یہ حدیث پڑھو گے کہ..... عبادت و ریاضت سے دل کا تصفیہ ہو جاتا ہے اور..... تم اسے واقعات پر منطبق کرو گے تو..... دنیا میں روشن ضمیر اور پاک باطن انسانوں کا ایک طبقہ دیکھ کر تمہیں پیغمبر کی سچائی کا یقین ہو جائے گا۔

جب تم حضور اکرم ﷺ کے یہ اقوال پڑھو گے کہ..... جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے..... اللہ تعالیٰ اسے ایسے علوم کا وارث بنا دیتا ہے جسے وہ نہیں جانتا تھا..... جو شخص کسی ظالم کی مدد کرتا ہے..... اللہ تعالیٰ اس ظالم کو اسی کے سر پر مسلط کر دیتا ہے..... جو شخص صبح کو اس حال میں اٹھتا ہے کہ..... سوائے فکر مولیٰ کے اسے اور کوئی فکر نہیں ہوتی تو..... اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت کے تمام افکار سے نجات دے دیتا ہے۔

جب تم ان اقوال کا تجربہ کرنے کے لئے عمل کے میدان میں قدم آگے بڑھاؤ گے تو..... تمہیں فوراً محسوس ہو جائے گا کہ یہ اقوال صداقت و راستی

کی برکتوں سے لبریز ہیں اور...... انسان کی فطرت اسی طرح واقع ہوئی ہے کہ قول کی سچائی...... رفتہ رفتہ قائل کی سچائی کا یقین دلا دیتی ہے۔

اگرچہ معجزات و خوارق عادات بھی نبی کی شناخت میں معاون ہوتے ہیں لیکن شناخت کا سب سے یقینی ذریعہ خود نبی کی وہ زندگی ہے جو لاکھوں زندگیوں کے درمیان ایک کھلا ہوا امتیاز رکھتی ہے...... اس کی وہ محیر العقول تعلیمات ہیں جن کے نتائج کا سررشتہ عالم حقیقت سے مربوط ہوتا ہے۔

ہم سارے جہان کے منکرین کو دعوت دیتے ہیں کہ...... وہ انصاف نظر کے ساتھ نبوت کی سچائی کو پرکھنا چاہیں تو...... محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت عالیہ اور ان کی گراں قدر تعلیمات کا کھلے دل سے مطالعہ فرمائیں اور...... اسی کے دوش بدوش ان لوگوں کی زندگیوں کا بھی مطالعہ کریں...... جنھوں نے اپنے آپ کو پیغمبر ﷺ کے اقوال و احوال کے سانچے میں ڈھال لیا تھا...... ہر جگہ انہیں ایک بولتا ہوا امتیاز نظر آئے گا۔

✿✿ .... ✿✿ .... ✿✿ .... ✿✿

دلائل نبوت

(از افادات...... حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

ایک امی شخص جس نے نہ کہیں تعلیم حاصل کی...... نہ کتابوں کا مطالعہ کیا...... نہ اہل علم اور اصحاب فضل و کمال کی صحبت کا فیض حاصل کرنے کے لئے کسی مقام کا سفر کیا...... بچپن سے لے کر یوم ظہور نبوت تک ایک یتیم و مسکین کی حیثیت سے عرب کے بت پرستوں' جاہلوں' ظالموں' مئے خواروں' فتنہ

پردازوں' خونخواروں' بدقماشوں' توہم پرستوں' بے حیاؤں اور غیر مہذب وحشیوں کے کاندھے سے کاندھا ملائے ہوئے اپنی زندگی کی ایک ایک صبح و شام گذاری...... لیکن حیرت ہے کہ اس نے اپنے اس ماحول سے کچھ نہیں لیا...... جو انسان کے ڈھلنے کا سب سے پہلا سانچہ ہے...... یہ ایک نہایت اہم سوال ہے جس کا جواب دیئے بغیر عقل انسانی کا قافلہ آگے نہیں بڑھ سکتا کہ...... انسان کو جو کچھ بھی ملتا ہے یا تو اپنے ماحول سے ملتا ہے...... یا پھر کتابوں کے مطالعہ سے...... لیکن نہ اس نے اپنے ماحول سے کچھ لیا...... نہ کتابوں سے اس کا کوئی سابقہ پڑا تو بتایا جائے کہ جو کچھ اس کے پاس تھا وہ آخر کہاں کا تھا......؟

اپنے ماحول کا ہوتا تو اس سے ہم آہنگ ہوتا...... کتابوں کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ اس کے لئے نوشت و خواند کی قید ضروری ہے۔

اس سوال کے جواب سے عہدہ برا ہونے کے لئے سوا اس کے اور کوئی صورت نہیں ہے کہ...... یہ تسلیم کیا جائے کہ اس کے پاس جو کچھ بھی تھا یہاں کا نہیں تھا...... عالم غیب کا تھا...... اس کے علم و احساس اور سیرت و تہذیب کا سرچشمہ فیضان الٰہی تھا۔

ایک نہایت ہی غلیظ ماحول میں سیرت و کردار کے تقدس کی انفرادیت ہی جائے خود ایک حیرت خیز امر ہے...... چہ جائیکہ جملہ شعبہ ہائے زندگی میں ہدایت و اصلاح کا ایک جچا تلا مجموعہ قوانین بھی ساتھ ہے...... اسرار کائنات کے دریا بھی بہہ رہے ہیں زمانۂ تاریخ کے ماقبل کے حقائق کے چہرے سے حجابات بھی اٹھائے جا رہے ہیں...... یہ بات بھی مشاہدے میں آ رہی ہے کہ اس کے میکدے کا ایک ساغر ظاہر و باطن کے ہمہ گیر انقلاب کے لئے کافی ہے...... یہ ساری چیزیں

اس امر کا یقین دلانے کے لئے بہت کافی ہیں کہ وہ...... خدا کا فرستادہ ہے اور اسی
کی تائید و حمایت کے بل پر اس کی زندگی کی یہ ساری انفرادیت قائم ہے۔

لیکن ہم یہ دیکھ کر اور بھی حیران رہ جاتے ہیں کہ...... جہاں فہم و ادراک
کی معنوی دنیا میں اس کی برتری کا سکہ چل رہا ہے...... وہاں وہ عالم محسوسات میں
بھی فرماں روائی کے منصب پر ہے۔

جہاں سے چاہتا ہے...... اور جس وقت چاہتا ہے کائنات کے نظام طبعی
میں تصرف کرتا رہتا ہے...... انہیں تصرفات کو ہم معجزات کے نام سے بھی
موسوم کرتے ہیں...... دلائل نبوت کے ضمن میں ان معجزات کی ایک اجمالی
فہرست ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) صنادید قریش کی درخواست پر چاند کے دو ٹکڑے کر دینا...... اب تاریخ عالم
کا ایک مشہور واقعہ بن چکا ہے...... جسے محمد رسول اللہ ﷺ کے سوانح نگار
بھی جانتے ہیں...... اور وہ لوگ بھی جانتے ہیں جو کچھ نہیں جانتے۔

(۲) چند کھجوروں' چند روٹیوں اور چند قطرہ ہائے آب کی قلت کو اتنی عظیم
الشان کثرت میں تبدیل کر دینا کہ...... ایک بہت بڑے لشکر ایک بے پناہ
جم غفیر اور ایک عظیم مجمع کے لئے کافی ہو جائے...... یہ منصب نبوت ہی کا
کرشمہ ہے۔

حضرت جابر اور حضرت ابو طلحہ کے گھروں پر...... خندق کے دن اور
غزوۂ تبوک اور حدیبیہ کے سفر میں...... اس طرح کے واقعات پیش آئے۔

(۳) جنگ بدر میں...... ایک مشت غبار کا طوفان بن جانا...... اور لشکر اعداء کو اُڑا

لے جانا...... یہ بھی نبوت ہی کا ایک تصرف ہے۔

(۴) سوکھے ہوئے کھجوروں کے جس تنے سے...... سرکار دو عالم ﷺ ٹیک لگا کر
جمعہ کے دن خطبہ دیا کرتے تھے اور...... اس کا صدمۂ فراق سے پھوٹ
پھوٹ کر رونا اور...... حضور انور کا اپنے سینے سے لگا کر اسے تسکین دینا......
نباتات کے قالب میں ایک عاشق پرسوز کا دل منتقل کر دینا بھی...... نبوت
کا ہی منصب ہے۔

(۵) غیب کی وہ خبریں دینا...... جن کی دریافت سے عقل انسانی عاجز ہے...... یہ
بھی منصب نبوت ہی کا ایک خاصہ ہے۔

چنانچہ ذیل میں اس کے کچھ نمونے پیش کئے جاتے ہیں :۔

(ا) حضور انور ﷺ نے...... حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ...... کے
متعلق ارشاد فرمایا کہ...... یہ باغیوں کے ہاتھ سے جام شہادت نوش کریں
گے...... چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ ایسا ہی ہوا۔

(ب) جنگ بدر کے دن...... سرکار دو عالم ﷺ نے لڑائی شروع ہونے سے پہلے
سرداران قریش کے متعلق نام لے لے کر بتایا کہ...... فلاں یہاں قتل کیا
جائے گا...... فلاں کی لاش یہاں گرے گی...... فلاں کا مقتل یہ ہے......
حضور نے الگ الگ زمین پر خط بھی کھینچ دیا...... چنانچہ جب جنگ ختم ہوئی تو
لوگوں نے حیرت کے ساتھ دیکھا کہ...... جس کے متعلق جہاں قتل ہونے
کی نشاندہی سرکار نے کی تھی...... وہ وہیں پر مقتول حالت میں پڑا ہے۔

(ج) سرکار نے اپنے وصال شریف کے وقت...... سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کو یہ خبر دی تھی کہ ...... میرے اہل و عیال میں تم سب سے پہلے میرے پاس آؤ گی...... چنانچہ حضور کے وصال کے بعد سب سے پہلے حضرت سیدہ کا وصال ہوا۔

(د) ایک دن حضور کی ازواج طیبات نے حضور سے دریافت کیا کہ..... آپ کے وصال شریف کے بعد ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گا...... حضور نے جواب مرحمت فرمایا کہ ...... تم میں سے جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہے......وہی میرے پاس آنے والوں میں سبقت کرے گی...... ہاتھ کی لمبائی سے سرکار کی مراد ...... سخاوت و فیاضی تھی چنانچہ حضرت زینب بنت جحش......جو ساری ازواج طیبات میں سب سے زیادہ سخی اور فیاض تھیں...... حضور کے وصال شریف کے بعد ازواج میں سب سے پہلے ان ہی کا وصال ہوا۔

نوٹ :

اس واقعہ میں خاص طور پر یہ بات سمجھنے کی ہے کہ ...... حضور انور ﷺ کی ازواج طیبات کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ ...... حضور کو اس بات کا علم ہے کہ ...... کون کب انتقال کرے گا...... اگر ان کا یہ عقیدہ نہ ہوتا تو وہ ہرگز اپنے متعلق اس طرح کا سوال نہ کرتیں......دوسری چیز یہ ہے کہ حضور نے بھی جواب مرحمت فرما کر ان کے اس عقیدے کی توثیق فرمادی......ورنہ اس طرح کا عقیدہ اگر خلاف حق اور شرک ہوتا تو...... حضور اپنی ازواج طاہرات کو ضرور متنبہ فرماتے کہ ...... کب کن کی وفات ہوگی......اس کا علم مجھے نہیں دیا گیا ہے...... میرے متعلق اس طرح کا عقیدہ نہ رکھو۔

(ہ) ہجرت کے موقع پر...... حضرت سراقہ کا یہ واقعہ بہت مشہور ہے کہ ......وہ سرخ اونٹ کے لالچ میں حضور کو گرفتار کرنے کے لئے ان کے تعاقب میں نکلے...... کئی بار ایسا موقعہ آیا کہ وہ حضور کے قریب پہونچ گئے...... اور کمند ڈالنا ہی چاہتے تھے کہ ...... حضور نے اشارہ کیا اور وہ زمین میں دھنس گئے...... حضور نے فرمایا کہ سراقہ......! میں تمہارے ہاتھوں میں کسریٰ کا کنگن دیکھ رہا ہوں...... یعنی تمہارے حق میں اسلام و ایمان کی دولت مقدر ہو چکی ہے ...... تم تقدیر الٰہی سے جنگ نہ کرو ...... چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلافت فاروقی میں جب ایران فتح ہوا تو مال غنیمت میں کسریٰ کے کنگن بھی آئے تھے اور ......وہ حضرت سراقہ کو پہنائے گئے ...... حضرت سراقہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان کا اتنا یقین تھا کہ ......ایک بار وہ سخت بیمار ہوگئے حالت نہایت سنگین ہوگئی...... لیکن لوگوں سے وہ کہتے تھے کہ مجھے اس وقت تک موت نہیں آئے گی ......جب تک کسریٰ کا کنگن میری کلائی میں نہ پڑ جائے۔

(و) جنگ خیبر کے موقع پر...... صحابہ کرام نے حضور کے سامنے ایک سپاہی کا تذکرہ کیا...... جس نے اس دن نہایت بے جگری کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کیا تھا...... حضور نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ......وہ جہنمی ہے...... صحابہ کرام کو سخت حیرت ہوئی لیکن...... چونکہ حضور کا یہ فرمان تھا اس لئے انھیں یقین تھا کہ سرکار نے سچ فرمایا ہے...... چنانچہ وہ اس سپاہی کے پیچھے لگ گئے اسے میدان جنگ میں کئی جگہ نہایت کاری زخم آئے تھے...... جس کی ٹیس سے وہ بے چین تھا...... جب اس سے نہیں رہا گیا تو شدت کرب

میں جنگل کی طرف بھاگا اور ......وہاں پہونچ کر خودکشی کرلی یہ منظر دیکھ کر صحابہ کرام نے حضور کی صداقت کا نعرہ بلند کیا۔

نوٹ :

یہاں تک سرکار کی غیب دانی سے متعلق چند واقعات کی طرف اشارہ تھا......اب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عام معجزات کے بیان کی طرف پھر پلٹتا ہوں۔

(۶) ہجرت کی شب میں قبائل کفر کے سارے نمائندے...... حضور کے کاشانہ اقدس کا محاصرہ کئے کھڑے تھے...... سب کے ہاتھوں میں زہر کی بجھی ہوئی ننگی تلواریں تھیں...... لیکن پچھلے پہر سرکار ان کی پلکوں کے نیچے سے نکل گئے اور...... انھیں خبر تک نہ ہوئی آنکھوں کی بصارت پر اس طرح پردہ ڈال دینا کہ سینکڑوں آدمی کھلی آنکھوں سے دیکھیں اور...... کوئی نہ دیکھ سکے...... یہ عالم محسوسات کا نہایت حیرت انگیز تصرف ہے۔

(۷) متعدد روایتوں سے اس طرح کے واقعات منقول ہیں کہ...... میدان جنگ میں بعض بعض صحابہ کو ایسا زخم پہونچا کہ...... آنکھیں باہر نکل آئیں وہ اپنی آنکھ کا ڈھیلا ہاتھ میں لئے ہوئے...... سرکار کے پاس فوراً دوڑتے ہوئے آئے...... حضور نے وہ ڈھیلا اٹھا کر پھر آنکھ کے حلقے میں اپنی جگہ پر رکھا اور اپنا ہاتھ اس پر پھیر دیا...... دست انور کے مس ہوتے ہی آنکھ اپنی اصلی حالت پر آگئی۔

آنکھ سے باہر آجانے والے ڈھیلے کو...... آن واحد میں پھر آنکھ کے اندر واپس کر دینا اور...... اسے پہلی طرح صحیح وسالم بنا دینا...... یہ عالم محسوسات کا کھلا ہوا تصرف ہے۔

(۸) عرب میں حکم ابن عاص نامی ایک نہایت گستاخ شخص تھا...... ایک دن وہ حضور کے خرام ناز کا مذاق اڑانے کے لئے عجیب طرح سے لنگڑا لنگڑا کر چلنے لگا...... وہ اپنی چال بگاڑ کر اپنے تئیں حضور انور ﷺ کی نقل اتار رہا ہے ......اسی جگہ فوراً قہر الٰہی کی بجلی گری...... چنانچہ جس انداز میں وہ ٹیڑھے ہو کر چل رہا تھا......اس حالت سے وہ باہر نہیں نکل سکا...... عمر بھر اسی طرح ٹیڑھے ہو کر چلتا رہا......لوگ اسے دیکھتے تھے تو خدا کی پناہ مانگتے تھے۔

روئے زمین پر وہ قہر خداوندی کے عتاب کا ایک چلتا پھرتا نشان تھا۔

(۹) مدینے میں ابن البرصا نامی ایک شاعر تھا......اس کی ایک بیٹی تھی جس کا نام اُم شبیب تھا...... سرکار نے اس کے لئے اس کے باپ کے پاس نکاح کا ایک پیغام بھیجا...... پیغام سن کر اس کا باپ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا......اور بہانہ کرتے ہوئے کہا کہ...... میری بیٹی برص کی بیماری میں مبتلا ہو گئی ہے اس لئے جب تک وہ اچھی نہ ہو جائے...... ہم اس کے لئے کوئی پیغام قبول کرنے کے قابل نہیں ہیں۔

نبی کی جناب میں اس غلط بیانی پر ذرا قہر الٰہی کی مار دیکھئے کہ...... جونہی وہ پلٹ کر اپنے گھر واپس لوٹا...... بیٹی سامنے آکر کھڑی ہو گئی......اب جو نظر اٹھا کر دیکھتا ہے تو سر سے لے کر پاؤں تک سارا بدن برص کے داغ سے سفید ہو گیا ہے ......ساری زندگی وہ اسی حالت میں سڑتی رہی......مارے بدبو کے اس کے قریب کوئی بھی نہیں جاتا تھا۔

ذرا سی بے ادبی پر عبرتناک سزائیں...... کیا اس یقین کے لئے کافی نہیں ہیں کہ...... نبی کی شخصیت کا اعزاز عام انسانوں کی سطح سے بہت اونچا ہے اور......

اس طرح کی برتری منصب نبوت ہی کو زیب دیتی ہے۔

(۱۰) احادیث میں اس طرح کے واقعات کی متعدد روایتیں ہیں کہ ...... حضور نے کھانا ہاتھ میں لیا اور ...... تسبیح کی آواز کان میں آنے لگی پھر برتن میں رکھ دیا آواز بند ہو گئی۔

راستوں سے گذرتے ہوئے ...... یمین ویسار سے ...... صلوٰۃ و سلام کی آواز آرہی ہے ...... پلٹ کر دیکھا تو سنگریزے سلام عرض کر رہے ہیں۔

ایک یہودیہ عورت کے متعلق یہ روایت عام ہے کہ ...... اس نے ازراہ عداوت بکری کے گوشت میں زہر ملا دیا تھا ...... تاکہ حضور کو گزند پہنچے لیکن کف دست کی ہڈی نے حضور کو یہ خبر دی کہ ...... اس گوشت میں زہر ملا ہوا ہے۔

حضور نے ایک دن ...... حضرت مولا علی' سیدہ فاطمہ اور حضرات حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اپنی کملی میں چھپا کر دعا فرمائی ...... دعا کے اختتام پر دروازوں کے پٹ اور دیواروں نے باآواز بلند آمین کہا۔

(۱۱) عالم محسوسات کے یہ کھلے ہوئے تصرفات ...... منصب نبوت کی بہترین نشانیاں ہیں ...... لیکن حضور کی پیغمبرانہ عظمت کی سب سے عظیم و جلیل نشانی "کتاب الٰہی" ہے سرکار کا یہی وہ تنہا معجزہ ہے ...... جو آج تک اپنی اصل حالت میں انسانوں کے درمیان موجود ہے۔

قرآن کا سب سے روشن کمال یہ ہے کہ ...... ہر دور میں ہر جگہ اسے دانشوروں نے اپنی زندگی کا دستور العمل بنایا ...... اور ظروف و احوال اور مزاج و طبائع کے گوناگوں اختلافات کے باوجود ...... قرآن نے یکساں طور پر سب کو

زندگی کی مسرتوں سے ہمکنار کیا۔

(۱۲) قرآن کی سچائی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا کہ ...... سارے فصحائے عرب کو اس نے چیلنج کیا کہ قرآن اگر خدا کی کتاب نہیں ہے ...... انسان کی بنائی ہوئی کتاب ہے تو تم بھی انسان ہو اور ...... یہ فطرت انسانی ہے کہ انسان انسانی بناوٹوں کی نقل اتار سکتا ہے ...... لہٰذا تم بھی اس کے مثل ایک مختصر سے مختصر آیت بنا کر لاؤ۔

آج چودہ سو برس کا عرصہ گذر گیا ...... لیکن دنیائے کفر کے کسی سخنور کی یہ جرات نہ ہوئی کہ ...... قرآن کے اس چیلنج کا جواب دینے کے لئے کھڑا ہوتا۔

اور جرت کی بات تو یہ ہے کہ ...... وہ قرآن کو شکست دینے کے لئے جنگ کرتے ہیں ...... لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں ...... خود بھی قتل ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی شہید کرتے ہیں ...... خود قید ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی قید کرتے ہیں ...... لیکن اتنا چھوٹا اور آسان کام ان سے نہیں ہو سکتا کہ ...... عرب کے سارے فصحاء مل کر قرآن کی طرح ایک آیت بنا لائیں۔

اتنی واضح صداقتوں کے بعد بھی ...... اگر کوئی محمد عربی ﷺ کو خدا کا پیغمبر نہیں مانتا ...... تو وہ کھلی ہوئی آنکھوں کے ساتھ ...... دوپہر کے سورج کا منکر ہے۔

(احیاء العلوم کتاب العقائد)

✿✿ .... ✿✿ .... ✿✿ .... ✿✿

تفسیر صاوی

تصنیف : حضرت الشیخ العارف امام احمد صاوی رحمتہ اللہ علیہ

حکمت صلوٰۃ و سلام

آیت کریمہ :

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا کے ذیل میں ارشاد فرماتے ہیں......اس آیت کریمہ میں دو باتیں بیان کی گئی ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ......اپنے بندوں پر یہ بھید ظاہر کر دیا گیا ہے کہ خدائے ذوالجلال اور اس کے تمام فرشتے......مدنی محبوب پر درود بھیجتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ......ایمان والوں کو حکم دیا گیا ہے کہ......تم بھی مدنی محبوب پر درود و سلام بھیجو۔

حدیث میں ہے کہ......یہ آیت کریمہ جب نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے حضور سے دریافت کیا کہ ......جہاں تک سلام کا تعلق ہے اس کا طریقہ تو ہم جانتے ہیں البتہ درود ہمارے لئے نئی چیز ہے......اس لئے ہمیں نہیں معلوم کہ درود بھیجنے کا طریقہ کیا ہے۔

سرکار نے انہیں درود کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ......یوں کہو :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ......! ہمارے سردار محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود نازل فرما۔

آیت کا ترجمہ اور......اس کے ضروری متعلقات کو سمجھ لینے کے بعد ......اب ذیل کی بحث کو ملاحظہ فرمائیے۔

پہلی بحث :

خداوند قدوس نے......بندوں کو حکم دیا نبی پر درود بھیجو بندوں نے اس حکم کی تعمیل یوں کی......اے خدا......! تو نبی پر درود بھیج اب سوال یہ ہے کہ......یہ تعمیل ہوئی یا بات الٹ دی گئی۔

پھر اسی آیت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ......خدا اپنے نبی پر درود بھیجتا ہے اب یہاں دوسرا سوال یہ پیدا ہوا کہ......جب خداوند اپنے نبی پر درود بھیجتا ہی ہے تو بندوں سے یہ کہلوانا کہ اے خدا......! تو اپنے نبی پر درود بھیج کیا دوسرے لفظوں میں تحصیل حاصل نہیں ہے......؟ کیوں کہ بندے نہ بھی درود بھیجنے کی التجا کریں......جب بھی وہ درود بھیجتا ہے بھیجتا رہے گا پھر آخر اس کہنے کا مدعا کیا نکلا......؟

پہلے سوال کا جواب :

یہ سوال اس لئے پیدا ہوا کہ لفظ درود کا مفہوم سامنے نہیں ہے......ورنہ یہ نکتہ اچھی طرح سمجھ میں آجاتا کہ بات الٹی نہیں گئی ہے......نہایت واضح لفظوں میں اپنے عجز و درماندگی کا اعتراف کیا گیا ہے۔

"درود" سے یہاں جو معنی مراد لئے گئے ہیں......وہ ہے رفعت شان کا اہتمام دوسرے لفظوں میں اب حکم الٰہی کی تعبیر یہ ہوئی۔

"اے میرے بندو! نبی کی رفعت شان کا اہتمام کرو"

اب ذرا خالی الذہن ہو کر سوچو کہ ...... خاکدان گیتی کے یہ کثیف و آلودہ انسان...... اس ظلمت کدہ خراب کی یہ تیرہ و تاریک مخلوق...... اور اس عالم زیریں کے یہ حیران و اجنبی مسافر...... جو خود اپنے وجود کے عرفان سے آشنا نہیں ہیں ان سے کہا جا رہا ہے کہ تم اس ہستی مقدس کی رفعت شان کا اہتمام کرو...... جو دونوں جہان کے لئے سر تا سر مشیت الٰہی کا ایک سربستہ راز ہے...... رفعت شان کا اہتمام تو بڑی بات ہے کہ اصل شان ہی سے کوئی باخبر نہیں ہے...... عالم تجلیات کے ایک پیکر اسرار سے خاک زادوں کا اپنے طور پر آخر رشتہ ہی کیا ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی شان سے واقف ہو سکیں گے لہذا اب حکم کی تعمیل ہو تو کیوں کر ہو۔

اس لئے ناچار...... پھر اسی خداوند کے آگے قاصر و مجبور انسانوں کو ملتجی ہونا پڑا کہ ...... خداوندا...... ! تو ہی اپنے محبوب کی عظمت و شان سے خوب واقف ہے پس...... تیرے تئیں جیسی رفعتیں ان کی شایان ہوں ان کا تو ہی اہتمام فرما۔

ہم گنواروں میں کہاں اتنی معرفت کہ ...... تیرے محبوب کی بلندیوں کا اندازہ لگا سکیں ...... ہمیں تو ان کی چوکھٹ پر کھڑے ہونے کا بھی سلیقہ نہیں معلوم...... ! ان کی رفعت شان کا اہتمام ہم سے کیا ہو سکے گا۔

سچ پوچھو تو...... عجز و درماندگی کے اسی اعتراف نے اب تعمیل حکم کی صورت اختیار کر لی ہے...... ہمارے لئے اب یہی تعمیل حکم ہے کہ ...... بار بار ہم اپنی عجز و درماندگی کا اعتراف کریں کہ ...... وہ اپنے نبی کی رفعت شان کا اہتمام کرے۔

دوسرے سوال کا جواب :

بندوں کا خدا سے یہ التجا کرنا کہ "تو نبی پر درود بھیج" تحصیل حاصل نہیں ہے۔

تم ذرا بھی غور و فکر سے کام لو گے تو...... تم پر یہ راز کھل جائے گا "اے اللہ تو نبی پر درود بھیج" اس ایک فقرے میں عظمت مصطفیٰ ﷺ کی عظیم و جلیل تفصیل چھپی ہوئی ہے...... یہ مختصر سا فقرہ تنہا نہیں ہے اس کا رشتہ ایمان کے بہت سارے حقائق سے منسلک ہے۔

دراصل اس فقرے کے ذریعہ...... ایک بندہ اپنے دل کے اس اعتراف کا اظہار کرتا ہے کہ ...... تیرے محبوب کی عظمتیں اتنی بے پایاں ہیں کہ نہ ہم ان کی سرحد ادراک کے قریب پہنچ سکتے ہیں...... نہ ان کی تعبیر کے لئے ہمارے پاس الفاظ ہیں۔

عجز و درماندگی کے اس اعتراف کے پیچھے...... رفعت شان مصطفیٰ ﷺ کی لامحدود وسعتوں کا ایک عالم حیرت تصور میں ہے...... اور اسی کی صدائے بازگشت ہے "یا اللہ تو اپنے نبی پر درود بھیج"

پھر اس نکتہ لطیف سے صرف نظر بھی کر لیا جائے...... جب بھی بندوں کی یہ التجا بے کار نہیں ہے...... یہ طلب بالکل اسی طرح کی ہے جیسے کوئی خدا سے رزق طلب کرتا ہے...... حالانکہ اپنے وعدہ کے مطابق وہ بندوں کے رزق کا خود کفیل ہے...... نہ بھی کوئی رزق کا طالب ہو...... جب بھی وہ اسے رزق عطا کرے گا ...... آخر وہ ان ملحدین کو رزق دیتا ہی ہے...... جو سرے سے رزاق ہی اسے تسلیم نہیں کرتے۔

پس یہ نکتہ یاد رکھنا چاہئے کہ ...... اس طرح کی التجاؤں میں ضرورت کی نسبت...... نیاز بندگی کا تقاضہ زیادہ کار فرما ہوتا ہے۔

یہ خدا کی اپنی شان کرم گستری ہے کہ ...... وہ اپنے محبوب کی عزت و رفعت کا اہتمام فرماتا ہے اور...... فرمائے گا لیکن آخر محبوب کے غلاموں کا بھی تو کچھ فریضہ منصبی ہے...... انہیں بھی تو اپنے جذبہ وفا کا اظہار کرنا ہے...... پس اس التجائے شوق کا یہی مفاد کیا کم ہے کہ ...... نیاز مندگان بارگاہ اس کے ذریعہ اپنی عقیدتوں کا خراج پیش کر لیتے ہیں۔

دوسری بحث :

اس آیۂ مبارکہ سے متعلق دوسری بحث یہ ہے کہ ...... خدا اور اس کے فرشتوں کی طرف تو صرف درود کا بھیجنا منسوب ہے لیکن...... اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ تم درود بھی بھیجو اور...... سلام بھی...... آخر اس تفریق و امتیاز میں کون سی حکمت مضمر ہے۔

عرفائے تفسیر فرماتے ہیں کہ ...... لفظ "سلام" کا مفہوم سلامتی کے ہم معنی ہیں...... اسی لئے جو شخص کہ سلامتی کا مستحق نہیں ہے...... اسے سلام کرنا صحیح نہیں ہے اور جسے سلام کا مستحق سمجھ کر سلام کر لیا جائے تو...... لازم ہے کہ اسے کسی طرح کی ایذا نہ پہنچائی جائے۔

چونکہ خدائے عزوجل اور فرشتوں کے بارے میں نبی کو ایذا پہنچانے کا امکان ہی معدوم ہے...... اس لئے درود ہی پر انحصار کیا گیا لیکن چونکہ بندوں سے [illegible] امکان تھا...... اس لئے ان پر لازم کر دیا کہ درود کے ساتھ ساتھ نبی پر سلام

بھی بھیجیں یعنی نبی پر سلام بھیج کر دوسرے لفظوں میں اس بات کا اقرار کریں کہ ...... اور اس امر کا اپنے آپ کو پابند بنائیں کہ وہ زبان قلم، جوارح، ارادۂ قلب، اشارہ، کنایہ، استلزام، کسی طرح بھی کبھی...... نبی علیہ السلام کو ایذا نہ پہنچائیں گے۔

✿✿ .... ✿✿ .... ✿✿ .... ✿✿

المواهب اللدنيه

تصنیف...... حضرت شیخ الامام احمد قسطلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

محبت رسول

مدار ایمان ہونے کی حیثیت سے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ ...... وہ رسول عربی ﷺ سے محبت کرے ...... اس مقام پر ایک سوال کیا جاسکتا ہے کہ محبت اختیاری چیز نہیں ہے بلکہ ...... دل کی ایک اضطراری کیفیت کا نام ہے لہذا محبت رسول کے وجوب کا حکم قرآن کی اس آیت سے متصادم ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ...... اللہ تعالیٰ کسی کو ایسی چیز کا مکلف نہیں کرتا جو اس کے حدود و اختیار سے باہر ہو۔

جواب کے سلسلے میں اتنا عرض کرنا کافی ہوگا کہ ...... محبت غیر اختیاری ہونے کے باوجود بالکل خودرو نہیں ہے...... بلکہ چند لگے بندھے اسباب و محرکات کے ساتھ منسلک ہے...... محبت جب بھی کسی کے ساتھ واقع ہوتی ہے تو محبت کے مقررہ اسباب میں کوئی نہ کوئی سبب ضرور اس کے پیچھے ہوتا ہے۔

فطرت انسانی کے رجحانات کو سامنے رکھتے ہوئے ...... محبت کے مندرجہ ذیل اسباب و محرکات تلاش کیۓ گئے

پہلا سبب	....	حسن و زیبائی
دوسرا سبب	....	رشتہ قرابت
تیسرا سبب	....	سخاوت و فیاضی
چوتھا سبب	....	مشکل کشائی
پانچواں سبب	....	فضل و کمال
چھٹا سبب	....	محبت

فطرت انسانی موجودات میں سے کسی بھی موجود کے ساتھ جن اسباب و محرکات کے زیر اثر محبت کرتی ہے تو...... کوئی وجہ نہیں ہے کہ محمد عربی ﷺ کے بارے میں فطرت انسانی کا یہ تقاضا بدل جائے۔

پس میں تمام اہل نظر کو دعوت دیتا ہوں کہ...... وہ پوری دیانت داری کے ساتھ میرے سرکار ﷺ کے وجود باوجود میں محبت کے مذکورہ بالا اسباب و محرکات کا ہجوم ملاحظہ فرمائیں...... اب میں الگ الگ سب پر تھوڑی سی روشنی ڈالوں گا۔

حسن و زیبائی :

اس پیکر جمیل کے حسن و زیبائی کا کیا کہنا......! جس نے ایک نظر دیکھ لیا شیفتہ ہوگیا...... حسن یوسف کی چہار دانگ عالم میں شہرت ہے لیکن...... وہ خود سرکار کے نمکدان حسن سے ملاحت کی بھیک مانگتا ہے...... دیکھنے والے گواہ ہیں کہ......

سرکار سے بڑھ کر نہ کوئی حسین و جمیل اس وقت تھا...... نہ پیدا ہوا...... نہ پیدا ہوگا۔

چاندنی رات میں...... سرکار کے چہرہ جمال کا ایک عینی شاہد بیان کرتا ہے کہ...... حضور کی طلعت و زیبائی کے آگے چودھویں رات کا چاند بھی ماند تھا۔

رشتہ قرابت :

خون اور نسب کا رشتہ پھر بھی رگ جاں سے قریب نہیں ہے...... لیکن میرے آقا کا قرب رگ جاں سے بھی زیادہ ہے...... قرآن مجید میں مسلمانوں سے خطاب کیا گیا ہے کہ...... نبی تمہاری جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں پیرائیہ محسوس میں...... قرآن نے اپنے محبوب کے اس رشتہ قرب کو...... ان لفظوں میں بیان کیا ہے کہ سرکار کی پاک بیبیاں...... مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

بلکہ بعض عرفاء نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ ...... حضور سارے مسلمانوں کے معنوی اور روحانی باپ ہیں۔

جب حضور جان سے بھی زیادہ قریب ٹھہرے تو...... اب اس سے زیادہ قریب کون سا رشتہ متصور ہو سکتا ہے...... یہی وجہ ہے کہ اس رشتے کے سامنے سارے رشتے ٹوٹ گئے۔

سخاوت و فیاضی :

یہ وصف جمیل بھی...... سرکار کے اندر علی وجہ الاتم موجود تھا...... بلکہ تھا نہیں آج بھی ہے...... سرکار خود ارشاد فرماتے ہیں کہ...... اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم

کرتا ہوں...... دنیا میں جتنے سخی اور فیاض ہیں...... انہیں بھی جو کچھ ملا ہے یا ملتا ہے یا ملے گا...... ذریعہ کے طور پر سرکار ہی کا دست کریم درمیان میں ہے۔

حضور کی سخاوت و فیاضی کے محیر العقول واقعات آج بھی کتابوں میں موجود ہیں...... خود فاقے سے رہے لیکن...... دوسروں کو آسودہ رکھا ان کے دربار میں زبان کھولنے کی بھی ضرورت نہیں...... بے مانگے ملتا تھا اور بلاشبہ...... آج بھی سرکار اپنے حریم اقدس سے سارے جہان کو سیراب فرما رہے ہیں۔

مشکل کشائی :

اس وصف میں بھی حضور سارے جہان میں بے مثال و یکتا ہیں...... دنیا میں آپ کے چشم کرم سے مشکلات کی جو گرہیں کھلتی ہیں ان کا تو ذکر ہی کیا ہے...... ہر شخص اپنے معاملات میں اپنے تئیں اسے جانتا ہے...... اس عالم کی بات کر رہا ہوں جہاں سوا میرے سرکار کے اور کسی کا عالم ہی نہیں ہے...... وہاں قبر سے لے کر حشر تک حضور کی مشکل کشائی کے جلوے بکھرے ہوئے ہیں...... بات طویل ہو جائے گی ورنہ میں تفصیل سے بتاتا کہ...... قبر میں کس طرح سرکار اپنے حیران و متوحش غلاموں کی مشکل کشائی اور دست گیری فرماتے ہیں اور...... کل عرصہ محشر میں جب کہ نسل انسانی مایوسی کے اتاہ سمندر میں غرق ہو رہی ہو گی...... اس عالم کرب میں سرکار کس طرح عقدہ کشائی فرمائیں گے۔

فضل و کمال :

انسانوں کا یہ وصف خدا ہی کا عطیہ ہے لیکن...... میرے سرکار کے بارے میں قرآن کہتا ہے کہ اللہ کا اُن پر فضل عظیم ہے...... عام انسانوں کی بات چھوڑیے کہ

خدائے کریم نے انہیں صف انبیاء و مرسلین میں بھی فضل و کمال کی شہنشاہی عطا فرمائی ہے بلکہ...... جس نے بھی فضل و کمال کی کوئی نعمت پائی ہے...... اسی سرکار کے دم قدم کی نسبت درمیان میں واسطہ ہے پس...... جس کی غلامی میں فضل و کمال کی بادشاہتیں ملتی ہیں...... خود اس کے فضل و کمال کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

محبت :

سرکار کو اپنی امت سے کیسی محبت تھی...... اس کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے...... حجرۂ عائشہ سے لے کر صحرائے مدینہ کی تنہائیاں ایک ایک ذرہ شاہد عدل ہے کہ...... حضور کے تئیں اپنی امت سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں تھی...... سفر معراج سے لے کر عالم نزع تک...... خوشی اور کرب کے کسی مرحلے میں بھی...... امت لمحہ کے لئے او جھل نہیں ہوئی...... یہاں تک کہ جب یہ آیت نازل ہوئی......

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

تو حضور نے فرمایا:

اذن لا ارضی و واحد من امتی فی النار

میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا...... جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں ہو گا...... محبوب کے اس ناز کے پیچھے جھانک کر دیکھو...... تو رحمت و محبت کا ایک دریائے ناپید اکنار موجزن ہے۔

اب عقل و نقل اور عادت و فطرت کے تمام تقاضوں کو سامنے رکھ کر

انصاف سے بتاؤ کہ ...... محبت کے سارے اسباب و محرکات ایک ساتھ جس پیکر وجود میں مجتمع ہو گئے ہیں ...... آدمی اس سے محبت نہیں کرے گا ...... تو کس سے کرے گا بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس محبت کرنے کا معاملہ اس معنیٰ کو ضرور بشر کے حدود و اختیار سے باہر ہے کہ ...... ان اسباب و محرکات کی موجودگی میں کوئی قدرت نہیں رکھتا کہ ...... اپنے آپ کو اس پر شیفتہ وشیدا ہونے سے روک سکے۔

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِيۡنَ

✿✿ .... ✿✿ .... ✿✿ .... ✿✿

الامن والعلی

تصنیف :۔ حضرت شیخ الاسلام امام احمد رضا البریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

ایک رقت انگیز حدیث

امام ابن ماجہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ...... حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں ...... وہ بیان کرتے ہیں کہ ...... ہم لوگ ایک دن سرکار والا تبار ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ناگہاں ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور ...... حضور کے سر مبارک کے قریب آکر کھڑا ہو گیا ...... حضور نے فرمایا اے اونٹ ٹھہر ...... ! اگر تو سچا ہے تو تیرے سچ کا پھل تیرے لئے ہے اور ...... جھوٹا ہے تو تیرے جھوٹ کا وبال تجھ پر ہے۔

ویسے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ...... جو ہماری پناہ میں آئے ...... اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے امان رکھی ہے اور ...... جو ہمارے حضور التجا کرے وہ

نامراد نہیں۔

صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ...... ! یہ اونٹ کیا کہتا ہے ...... ؟ فرمایا اس کے مالکوں نے اسے حلال کر کے کھا لینا چاہا تھا ...... یہ ان کے پاس سے بھاگ کر تمہارے نبی کے حضور فریاد لایا ہے۔

واقعہ کے راوی کہتے ہیں کہ ...... ہم یونہی بیٹھے ہوئے تھے کہ اس کا مالک دوڑا ہوا آیا ...... اونٹ نے جب اپنے مالک کو دیکھا تو اس طرح حضور کے قریب سمٹ آیا جیسے ...... کوئی کسی کے دامن کی پناہ لیتا ہے اس کے مالک نے عرض کیا یارسول اللہ ...... ! یہ ہمارا اونٹ ہے تین دن سے بھاگا ہوا تھا ...... آج حضور کے پاس یہ ملا ہے سرکار نے فرمایا ...... سنتے ہو ...... ! اس نے ہمارے حضور نالش کی ہے ...... اور بہت ہی بری نالش ہے ...... اس نے پوچھا ...... ! یارسول اللہ ...... ! یہ کیا کہتا ہے ...... ؟ فرمایا ...... یہ کہتا ہے کہ وہ برسوں تمہاری امان میں پلا ...... موسم گرما میں اس کی پیٹھ پر اسباب لاد کر تم اسے سبزہ زاروں میں لے جاتے اور ...... موسم سرما میں گرم مقامات کی طرف کوچ کرتے ...... جب وہ بڑا ہوا تو تم نے اسے سانڈ بنا لیا اور ...... اللہ تعالیٰ نے اس کے نطفے سے تمہارے بہت سے اونٹ کر دیئے ...... جو چراگاہوں میں چرتے پھرتے ہیں ...... اب جو یہ شاداب برس آیا تو تم نے اسے ذبح کر کے کھا لینا چاہا ...... وہ بولے ...... ! یارسول اللہ ...... ! یہ ٹھیک ہی کہتا ہے بالکل ایسا ہی واقعہ ہوا۔

پھر حضور نے ارشاد فرمایا کہ ...... نیک مملوک کا بدلہ اس کے مالکوں کی طرف سے یہ نہیں ہے ...... وہ بولے ...... ! تو یارسول اللہ ...... ! ہم وعدہ کرتے

ہیں کہ ہم نہ اسے ذبح کریں گے نہ اسے بیچیں گے......! فرمایا......! غلط کہتے ہو......
اس نے تم سے فریاد کی تو تم اس کی فریاد کو نہ پہنچے......! اب میرے پاس یہ اپنی
فریاد لایا ہے...... تو میں زیادہ مستحق ہوں کہ اس کی فریاد کو پہنچوں اور......اس پر
ترس کھاؤں......اللہ تعالیٰ نے رحمت تو منافقین کے دل سے نکال لی ہے اور......
اہل ایمان کے قلوب میں اسے بھر دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ ...... حضور اقدس ﷺ نے وہ اونٹ سو روپے میں
مالک سے خرید لیا اور......اس سے ارشاد فرمایا......!
اے اونٹ......! چلا جا تو اللہ عزوجل کے لئے آزاد ہے......یہ سن کر وہ خوشی سے
جھومنے لگا اور...... حضور کے گوش مبارک کے قریب اپنا منہ لے جا کر تین بار
ایک عجیب آواز نکالی......ہر بار حضور نے آمین کہی چوتھی بار حضور آبدیدہ ہو گئے۔
صحابہ نے دریافت کیا حضور......! اس نے اپنی زبان میں کیا کہا ہے......؟
فرمایا پہلی بار اس نے یہ دعا کی کہ......یا نبی اللہ......! اسلام و قرآن کی طرف سے
خدا آپ کو بہترین جزا عطا کرے...... میں نے کہا...... آمین...... پھر اس نے کہا
......اللہ تعالیٰ...... کل قیامت کے دن، آپ کی امت سے بھی اسی طرح خوف دور
کر دے......جس طرح آج، آپ نے میرا خوف دور کیا ہے......میں نے کہا
......آمین......

پھر اس نے کہا......اللہ تعالیٰ آپ کی امت کا خون......ان کے دشمنوں
کے ہاتھوں سے محفوظ رکھے (یعنی وہ انہیں دنیا سے فنا نہ کر سکیں) جس طرح
آپ نے میرا خون محفوظ فرما دیا...... میں نے کہا...... آمین......

پھر اس نے کہا......اللہ تعالیٰ آپ کی امت کو باہمی خونریزی سے بچائے
......اس پر مجھے رونا آگیا...... کیوں کہ یہ سب مرادیں میں اپنے رب سے مانگ چکا
ہوں......سب مرادیں قبول ہوئیں لیکن...... پچھلی مراد مانگنے سے مجھے روک دیا
گیا اور...... حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا کا یہ پیغام مجھ تک
پہنچایا کہ...... قلم چل چکا ہے کہ...... میری امت خود اپنی ہی تلوار سے فنا ہو گی۔

❀❀......❀❀......❀❀......❀❀

مصطفیٰ کریم ﷺ کے احسانات یاد کرو!

(ماخوذ از افاضات امام اہل سنت مولینا احمد رضا خاں فاضل بریلوی)

اے اپنی جان پر ظالمو......! اے بھولے نادان مجرمو......! کچھ خبر
ہے......تمہیں کچھ خبر ہے......ارے وہ اللہ واحد قہار ہے......جس نے تمہیں پیدا
کیا......جس نے تمہیں آنکھ، کان، دل، ہاتھ، پاؤں لاکھوں نعمتیں دیں......
جس کی طرف تمہیں پھر کر جانا، اور ایک اکیلے تنہا، بے یار و یاور بے وکیل اس کے
دربار میں کھڑے ہو کر روبکاری ہونا ہے......اس کی عظمت، اس کی محبت ایسی ہلکی
ٹھہری کہ فلاں (گستاخ رسول دیوبندی) و فلاں (گستاخ رسول وہابی) کو اس پر ترجیح
دے لی......ارے اس کی عظمت، تو اس کی عظمت......اس کے احسان، تو اس
کے احسان......اس کے پیارے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ ہی کے احسانات اگر یاد
کیا کرو تو......واللہ العظیم......! باپ، استاد، پیر، آقا، حاکم، بادشاہ وغیرہ وغیرہ تمام

جہاں کے احسان جمع ہو کر......ان کے احسانوں کے کروڑویں حصے کو نہ پہنچ سکیں
......ارے وہ......وہ ہیں کہ پیدا ہوتے ہی اپنے رب کی وحدانیت، اپنی رسالت کی
شہادت ادا فرما کر......سب سے پہلی جو یاد آئی......وہ تمہاری ہی یاد تھی ......دیکھو
......!وہ آمنہ خاتون کی آنکھوں کا نور...... نہیں نہیں......وہ اللہ رب العرش کے
عرش کا تارا......اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ کا نور...... شکم پاک مادر سے جدا
ہوتے ہی ...... سجدے میں گرا ہے اور نرم و نازک حزیں آواز سے کہہ رہا ہے
......رب امتی امتی......اے میرے رب......!میری امت......! میری امت
......!کیا کبھی کسی کے باپ، استاد، پیر، آقا، حاکم، بادشاہ نے بیٹے، شاگرد، مرید،
غلام، نوکر ، رعیت کا ایسا خیال کیا...... ایسا درد رکھا ہے...... حاش للہ......!ارے
وہ......وہ ہیں کہ پیارے حبیب رؤف رحیم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کو جب قبر
انور میں اتارا ہے ......لب ہائے مبارک جنبش میں ہیں...... فضل یا قثم بن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کان لگا کر سنا ہے...... آہستہ آہستہ عرض کر رہے ہیں......
رب امتی امتی ......اے میرے رب......!میری امت ......!میری امت
......!سبحان اللہ ......!پیدا ہوئے تو تمہاری یاد...... دنیا سے تشریف لے گئے تو
تمہاری یاد...... کیا کبھی کسی کے باپ، استاد، پیر، آقا، حاکم، بادشاہ نے......بیٹے،
شاگرد، مرید، غلام، نوکر، رعیت کا ایسا خیال کیا...... ایسا درد رکھا ہے...... استغفر
اللہ......!ارے وہ......وہ ہیں کہ تم چادر تان کر شام سے خراٹے لیتے صبح لاتے
ہو...... تمہارے درد ہو، کرب و بے چینی ہو، کروٹیں بدل رہے ہو...... ماں،
باپ، بھائی، بیٹا، بی بی، اقربا، دوست، آشنا، دو چار راتیں کچھ جاگے، سوئے آخر

تھک تھک کر جا پڑے......اور جو نہ اٹھے وہ بیٹھے بیٹھے اونگھ رہے ہیں...... نیند کے
جھونکے آرہے......اور وہ پیارا بے گناہ، بے خطا ہے کہ تمہارے لئے راتوں جاگا
...... کیا تم سوتے ہو......اور وہ زار زار رو رہا ہے......روتے روتے صبح کر دی کہ ......
رب امتی امتی ......اے میرے رب......! میری امت......! میری امت
...... !کیا کبھی کسی کے باپ، پیر ، استاد، آقا، حاکم، بادشاہ نے ......بیٹے، شاگرد،
مرید، غلام، نوکر، رعیت کا ایسا خیال کیا...... ایسا درد رکھا ہے...... حاش للہ......!
ارے ہاں، ہاں......! درد، بیماری، مرض یا مصیبت میں ماں، باپ کی محبت کیا
جانچنا...... کہ ان میں نہ تمہاری خطا، نہ ماں باپ پر جفا، یوں آزماؤ کہ ماں باپ بے
شمار نعمتوں سے تمہیں نوازیں اور ...... تم نعمت کے بدلے سرکشی کرو، نافرمانی
کماؤ، سو سو کہیں اور ایک نہ مانو...... ماں سے بُرے، باپ سے بُرے، رات دن
بُرے، ہر وقت بُرے، دیکھو تو ......!ماں باپ کہاں تک تمہیں کلیجے سے لگاتے
ہیں......وہ پیارا، وہ مجسم رحمت، وہ نعمتوں والا، وہ ہمہ تن رافت ہے کہ تمہاری
لاکھ نافرمانیاں دیکھے...... کروڑ کروڑ گنہگاریاں پائے، اس پر بھی تمہاری محبت
سے باز نہ آئے...... دل تنگ نہ ہو، محبت ترک نہ فرمائے، سنو وہ کیا فرما رہا ہے۔
دیکھو......!تم گود میں سے نکلے پڑتے ہو اور وہ فرماتا ہے......ھلم الی ھلم الی
ارے میری طرف آؤ......! ارے میری طرف آؤ......! مجھے چھوڑ کر کہاں
جاتے ہو......! دیکھو وہ فرماتا ہے ...... تم پروانے کی طرح آگ پر گرے پڑتے
ہو......اور میں تمہارا بند کمر پکڑے روک رہا ہوں...... کیا کبھی کسی کے باپ، آقا،
حاکم، بادشاہ نے ......بیٹے، شاگرد، مرید ، غلام، نوکر، رعیت کا ایسا خیال کیا......

ایسا درد رکھا ہے...... استغفر اللہ......! ارے دنیا کی ساعت تیر ہے...... آنکھ بند کئے سویرا ہے...... قیامت بہت جلد آنے والی ہے، جانتا ہے قیامت کیا ہے۔

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ (پ ۳۰ سورہ عبس آیت ۳۴ تا ۳۷)

جس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی، ماں، باپ، جورو، بیٹوں سب سے، ہر ایک اس دن اسی حال میں غلطاں، پیچاں ہوگا کہ دوسرے کا خیال بھی نہ لا سکے گا۔

اس دن جانیں کہ فلاں (گستاخ رسول دیوبندی) یا فلاں (گستاخ رسول وہابی) تیرے کام آسکیں...... حاش للہ......! واللہ العظیم......! اس دن وہی پیارا حبیب، کام آئے گا، اس کے سوا باقی تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم کو تو مجال عرض ہوگی نہیں...... سب نفسی نفسی (☆) فرمائیں گے پھر اور کسی کی کیا حقیقت ہے...... ہاں وہ پیارا، بے کسوں کا سہارا، وہ بے یاروں کا یارا، وہ شفاعت کی آنکھ کا تارا، وہ محبوب محشر آرا، وہ رؤف رحیم ہمارا، فرمائے گا...... انا لھا، انا لھا میں ہوں شفاعت کے لئے، میں ہوں شفاعت کے لئے، پھر بھی یہ نظر کرنا ہے کہ...... سنکھوں کی گنتی میں ازدحام...... ہزاروں منزل کے فاصلوں پر مقام......

☆ (نفس کے معنی جان) نفسی نفسی میری جان میری جان، محب اپنے محبوب کو میری جان کہتا ہے لہذا تمام مخلوق کے سوال پر انبیائے کرام کو اپنا محبوب یاد آئے گا اور جواب میں مختصر افرمائیں گے (کہ شفاعت کرانے والی ذات صرف) میری جان، میری جان (محمد رسول اللہ ﷺ) اگر غور سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ حقیقت میں جان کائنات ہیں کہ سبب خلق ہیں، اور آپ ہی کے نور سے ساری مخلوق پیدا ہے۔

لاکھوں حساب کے لئے حاضر کئے گئے...... میزان عدل لائی گئی...... نامہ اعمال پیش ہوئے...... لاکھوں کو صراط پر چلنے لے گئے...... جو بالائے جہنم نصب ہے...... تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک اور ہزاروں برس کی راہ...... نیچے نظر کریں تو کروڑوں منزل تک کا گہراؤ اور اس میں وہ قہر آگ شعلہ زن جس میں سیس برابر پھول اُڑاڑ کر آرہے ہیں...... جانتے ہو وہ پھول کیسے اونچے اونچے محلوں کے برابر...... گویا آگ کے قلعے ہیں کہ پے در پے چلے آتے ہیں...... لاکھوں پیاس سے بیتاب ہیں...... پچاس ہزار برس کا دن...... تانبے کی زمین سروں پر رکھا ہوا آفتاب...... زبانیں پیاس سے باہر ہیں...... دل ابل ابل کر گلے پر آگئے ہیں...... اتنا ازدحام...... اور اتنے مختلف کام...... اور اتنے فاصلوں پر مقام...... اور خبر گیراں صرف ایک...... وہ محبوب ذی الجلال والاکرام علیہ افضل الصلوۃ والسلام...... ابھی میزان پر آئے...... اعمال تلوائے...... حسنات کے پلے گراں کرائے...... ابھی صراط پر کھڑے ہیں...... غلام گزر رہے ہیں...... وہ درد ناک آواز سے عرض کر رہے ہیں...... رب سلم سلم...... الٰہی......! بچالے......! بچالے......! ابھی حوض کوثر پر جلوہ فرما ہیں...... پیاسوں کو وہ شربت جانفزا پلا رہے ہیں...... گویا تن مردہ میں جان رفتہ واپس لا رہے ہیں...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی...... یارسول اللہ......! حضور......! میری شفاعت فرمائیں......! فرمایا......! میں کرنے والا ہوں...... عرض کی (☆) یارسول اللہ ﷺ......! اس روز میں حضور کو کہاں تلاش کروں...... فرمایا...... سب میں پہلے صراط پر...... عرض کی اگر وہاں نہ پاؤں...... فرمایا......

(☆ یہ حدیث جامع ترمذی میں ان سے مروی ہے ۱۲ منہ)

میزان پر...... عرض کی وہاں پر بھی نہ پاؤں...... فرمایا...... حوض کوثر پر کہ ان تینوں جگہ سے کہیں نہ جاؤں گا......

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم ابدا...... آمین

للہ انصاف...... ! کیا...... ان کے احسانوں سے جہاں میں کسی کے احسان کو کچھ نسبت ہو سکتی ہے...... پھر کیسا سخت کفران ہے کہ...... جو ان کی شان میں گستاخی کرے اور...... تمھارے دل میں اس کی وقعت ہو...... اس کی محبت اس کا لحاظ...... اس کا پاس نام کو باقی رہے...... نہیں کہ از کہ بریدی وبا کہ پیوستی......

بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا

الٰہی کلمہ گویوں (پڑھنے والوں) کو سچا اسلام عطا کر...... صدقہ اپنے حبیب کریم ﷺ کی وجاہت کا......

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

ہفت واری اجتماع :۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام ہر پیر کو بعد نماز عشاء تقریباً ۱۰ بجے رات کو نور مسجد کاغذی بازار کراچی میں ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس سے مقتدر و مختلف علمائے اہلسنّت مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

مفت سلسلہ اشاعت :۔

جمعیت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علمائے اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

مدارس حفظ و ناظرہ :۔

جمعیت کے تحت رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی :۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے تحت رات کے اوقات میں درس نظامی کی کلاسیں بھی لگائی جاتی ہیں جس میں ابتدائی پانچ درجوں کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری :۔

جمعیت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علمائے اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لیے اور کیسٹیں سماعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔